REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "
ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ
خطبہ نمبر ۳۶
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے
دم بخش

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۳ تبوک ۱۳۴۱ ہش | ۱۳ ستمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۱۱

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نخلہ ۱۱ ستمبر بوقت دس بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی اور گھبراہٹ تھی۔ رات نیند ٹھیک طرح آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے الحمدللہ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

## حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

## حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت

ربوہ ۱۲ ستمبر۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ البتہ بار بار پیشاب آنے کی شکایت بدستور چل رہی ہے۔

احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؎

### ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# محض ترکِ شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا

## انسان کیلئے لازم ہے کہ افاضۂ خیر کا پہلو اختیار کرے یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے

"انسان کیلئے دو باتیں ضروری ہیں۔ بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے۔ اور نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک ترکِ شر دوسرا افاضۂ خیر۔ ترکِ شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا جب تک اس کے ساتھ افاضۂ خیر نہ ہو یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے اس سے پتہ لگتا ہے کہ کس قدر تبدیلی کی ہے۔ اور یہ مدارج تب حاصل ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات پر ایمان ہو اور ان کا علم ہو۔ جب تک یہ بات نہ ہو انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا دوسروں کو نفع پہنچانا تو بڑی بات ہے۔ بادشاہوں کے رعب اور تعزیرات ہند سے بھی تو ایک حد تک ڈرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے پھر کیوں احکم الحاکمین کے قوانین کی خلاف ورزی میں دلیری پیدا ہوتی ہے۔ کیا اس کی کوئی اور وجہ ہے بجز اس کے کہ اس پر ایمان نہیں ہے؟ یہی ایک باعث ہے۔

الغرض بدیوں سے بچنے کا مرحلہ تب طے ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ پر ایمان ہو۔ پھر دوسرا مرحلہ یہ ہونا چاہیئے کہ ان اصول کی تلاش کرے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اختیار کیں۔ وہ ایک ہی راہ ہے۔ جس پر راستباز اور برگزیدہ انسان دنیا میں چلکر خدا تعالیٰ کے فیض سے فیضیاب ہوئے۔ اس راہ کا پتہ یوں لگتا ہے کہ انسان معلوم کرے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ پہلا مرحلہ بدیوں سے بچنے کا تو خدا تعالیٰ کی جلالی صفات کی تجلی سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ بدکاروں کا دشمن ہے۔

اور دوسرا مرتبہ خدا تعالیٰ کی جمالی تجلّی سے ملتا ہے اور آخر یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت اور طاقت نہ ملے جس کو اسلامی اصطلاح کے موافق روح القدس کہتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ یہ ایک قوت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اس کے نزول کے ساتھ ہی دل میں ایک سکینت آتی ہے اور طبیعت میں نیکی کے ساتھ ایک محبت اور پیار پیدا ہو جاتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۱ء)

## درخواست دعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مکرم عبداللطیف خان صاحب نائب افسر لنگرخانہ نے مبلغ پانچ صد روپے اپنی مرحومہ بچی امۃ النصیر صاحبہ کی طرف سے بطور چندہ مسجد یادگاری ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں ؎

ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

## جماعت احمدیہ راولپنڈی سے

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

## ہماری کامیابی کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے سچا اور حقیقی تعلق قائم کر لیں

### فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۴۸ء ـــــ بمقام راولپنڈی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے قریباً چودہ سال قبل ۱۷ فروری ۱۹۴۸ء کو راولپنڈی میں ایک تقریر فرمائی تھی جس میں حضور نے جماعت کو اپنی تنظیم مضبوط کرنے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اور عورتوں اور بچوں کی تربیت کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی تھی۔ حضور کی یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی۔ اب صیغہ زود نویسی اسے اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔ پہلی قسط ذیل درج کی جا رہی ہے دوسری قسط انشاء اللہ آئندہ خطبہ نمبر میں ہدیۂ احباب کی جائے گی۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میری غرض اس وقت آپ لوگوں کو جمع کرنے سے کوئی لمبی تقریر کرنا نہیں بلکہ آپ لوگوں کو اس وقت یہاں جمع کرنے سے

### میرا مقصد یہ ہے

کہ میں بدلے ہوئے حالات کے مطابق آپکو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلاؤں اور چونکہ جماعت کے فرائض عورتوں اور مردوں دونو پر ایک ہی طرح عاید ہوتے ہیں اس لئے میں نے خواہش کی کہ اس موقعہ پر عورتوں کو بھی ساتھ لایا جائے تا وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کے متعلق میرے خیالات سن سکیں اور اگر خدا تعالیٰ انہیں توفیق عطا فرمائے تو وہ موجودہ حالات کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھال سکیں۔

### یہ امر واقعہ ہے

اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ تقسیم ملک کے نتیجہ میں لاکھوں لاکھ آدمی مشرقی پنجاب سے اجڑ کر مغربی پنجاب میں آیا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو مشرقی پنجاب سے تو نہیں آئے لیکن کشمیر اور جموں سے ہجرت کر کے یہاں آ بسے ہیں اور ان کی تعداد بھی لاکھوں تک جا پہنچتی ہے اس لئے وہ رنگ جو پہلے سوسائٹی کا تھا وہ بدل گیا ہے اور لوگ اس طرح آپس میں مل جل گئے ہیں کہ اب ان کی ذمہ داریاں اس قسم کی نہیں رہیں جس قسم کی پہلے تھیں اور ہماری جماعت بھی اس عظیم الشان تغیر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پہلے بھی جماعتوں میں زیادتی ہوتی رہتی تھی۔ کبھی ایک احمدی ہو گیا اور کبھی چھ سات نئے احمدی ہو گئے لیکن چونکہ یہ تعداد کم ہوتی تھی اسلئے وہ پہلے لوگوں میں اس طرح مخلوط ہو جاتے تھے کہ کوئی تغیر محسوس نہیں ہوتا تھا لیکن اب تو ایسا ہوا کہ جس جماعت کی تعداد پہلے دس پندرہ تھی وہ یک دم پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ بلکہ بعض جگہوں پر اس سے بھی زیادہ ہو گئی

### راولپنڈی کی جماعت

کو ہی لے لو۔ یہ پہلے بہت چھوٹی سی جماعت تھی۔ غالباً پچیس تیس افراد پر مشتمل تھی لیکن اب اسکی تعداد جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے تین چار سو کے درمیان ہے اور اگر مستورات اور بچوں کو بھی ملا لیا جائے تو اسکی تعداد پندرہ سو یا دو ہزار کے قریب بن جاتی ہے۔ اس عظیم الشان تغیر کے نتیجہ میں جس بیداری کی ضرورت ہے مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے وہ بیداری ابھی تک اپنے اندر پیدا نہیں کی۔ کسی عورت کے ہاں اگر یک وقت دو تین بچے پیدا ہو جائیں اور وہ سب زندہ ہوں تو تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ کس طرح والدین ان کے فکر میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور وہ کس طرح ان کی غور و پرداخت میں مشغول رہتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی جماعت کی تعداد تیس سے بڑھ کر یک دم تین چار سو ہو جائے تو اسکا نسبت سے اس کے اندر بیداری کا پیدا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ میں بھی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسے

### اپنی تنظیم کو زیادہ بہتر بنانا چاہیئے

اپنے چندوں کو بڑھانا چاہیئے۔ اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند کرنا چاہیئے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنا چاہیئے تاکہ اسکی زیادہ سے زیادہ تائید حاصل ہو سکے۔

یہ امر یاد رکھو کہ کامیابی کے لئے جن مادی سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہمارے پاس نہیں۔ صرف ایک ہی چیز ہے جو ہمیں محفوظ رکھ سکتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنا اور اسی سے مدد مانگنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں نہایت واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ ـــ یعنی کتنی ہی جماعتیں دنیا میں ایسی گذری ہیں جو اگرچہ تعداد میں بہت تھوڑی تھیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آگئیں مگر یہ مثالیں درحقیقت ایسے ہی لوگوں کی ہیں جنہوں نے

### اللہ تعالیٰ کیساتھ اپنا تعلق قائم کیا

اور اس کی تائید اور نصرت سے انہوں نے کامیابی حاصل کی۔ ان میں سے بعض مثالیں تاریخی زمانہ سے بھی پہلے کی ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ نوح علیہ السلام کی قوم نے باوجود قلیل التعداد ہونے کے فتح پائی اور بعض مثالیں تاریخی دور کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں جیسے داؤد علیہ السلام۔ موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام اور اسی طرح اور کئی انبیاء کے واقعات پائے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے مخالفین پر فتح پائی۔ حالانکہ ان کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم نے باوجود قلیل التعداد ہونے کے غلبہ حاصل کیا۔ جہاں تک ظاہری سامان کا تعلق تھا وہ ان کے پاس نہیں تھا لیکن

### ایک باطنی چیز

ایسی تھی جو ساری کی ساری ان کے پاس تھی۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق تھا۔ گویا دنیا جس میں روح اور مادہ بھی شامل تھا۔ دو حصوں میں منقسم ہو گئی تھی۔ ان دو حصوں میں سے مادی حصہ تمام کا تمام مخالف کے پاس تھا اور روحانیت سب کی سب ان کے پاس تھی۔ خدا تعالیٰ ان کی طرف تھا۔ اور روپیہ اور طاقت مخالف کی طرف تھی۔ فرشتے ان کی طرف تھے اور سامان مخالفوں کی طرف تھا مگر اس لڑائی میں باوجود اس کے کہ ایک طرف ظاہری سامان تھے اور دوسری طرف نہیں تھے وہ گروہ جیتا جو قلیل التعداد تھا۔ اور ظاہری ساز و سامان سے محروم تھا اور وہ گروہ جو کثیر التعداد تھا اور تمام ظاہری سامان اس کے پاس پائے جاتے تھے وہ ہارا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

### جب مکہ فتح کیا

تو آپ نے مکہ والوں کو عام معافی دیدی سوائے چند افراد کے جنہوں نے متواتر اور غیر آئینی طور پر اور قوانین حرب کے خلاف بہت سے مسلمانوں کو مروایا تھا۔ صرف ان لوگوں کے متعلق آپ نے فرمایا کہ یہ وار کریمینل ہیں۔ وار کریمینل کی اصطلاح بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی ہے گو پرانی اصطلاح اور موجودہ اصطلاح میں بہت بھاری فرق ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اصطلاح قائم کی وہ محدود اور مفید صورت میں ہے لیکن موجودہ اصطلاح مفید نہیں۔ آج کل کی اصطلاح میں ہر وہ شخص جو اپنی قوم کی طرف سے لڑا اور فوج کا ہیڈ رہا وہ وار کریمینل ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے ساتھ ایسی شرائط لگا دی ہیں جن کی وجہ سے اس کا دائرہ نہایت محدود ہو گیا ہے۔ جنگ کی صورت میں جس شخص نے اپنی فوج کی خدمت کی ہو جس نے دشمن کے خلاف اپنی قوم کی مدد کی ہو وہ سزا کا مستحق نہیں لیکن ایسا شخص جس نے قوانین حرب کے خلاف انسانیت کے

خلاف غیر آئینی طور پر ایسے کام کئے ہوں جو ذاتی حیثیت رکھتے ہوں۔ صرف اسے سزا دی جائیگی لیکن اب نہ شخص بھی جس نے ایک افسر کی حیثیت سے اپنی فوج میں کام کیا ہو یا کسی اور طرح اپنی قوم کی اس کے دشمن کے خلاف مدد کی ہو۔

## وار کریمنل کی اصطلاح

کے نیچے آجاتا ہے اور یہ بات ایسی ہے کہ اس سے کوئی سپاہی بھی نہیں بچ سکتا جو قوم بھی غالب آئے گی وہ دوسری قوم کے تمام سپاہیوں کو مار ڈالے گی۔ اس لئے کہ وہ وار کریمنل ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف پانچ چھ آدمیوں کو (جن میں ایک عورت بھی شامل تھی) اور جنہوں نے اپنی فوجی ذمہ داریوں سے باہر جاکر مسلمانوں پر مظالم ڈھائے تھے۔ موت کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ لوگ قابل معافی نہیں۔ انہیں سزا دی جائیگی۔ ان لوگوں میں سے ایک ابوجہل کے بیٹے عکرمہ بھی تھے اور ایک ابوسفیان کی بیوی ہندہ تھی اور ایک شاعر تھے جنہوں نے قصیدہ بردہ لکھا ہے۔ مگر ان لوگوں میں سے بھی اکثریت ان لوگوں کی ہے جو مسلمان ہوگئے اور انہیں معاف کر دیا گیا۔ عکرمہ بھی مسلمان ہو گئے اور انہیں معافی مل گئی۔ وہ شاعر بھی مسلمان ہو گئے اور انہیں معاف کر دیا گیا۔ ہندہ بھی مسلمان ہو گئی اور اس سزا سے بچ گئی۔

## ہندہ کی معافی کا واقعہ

اس طرح آتا ہے کہ جب ان کے متعلق سزا کا فیصلہ ہوا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم صادر فرمایا کہ چونکہ ہندہ نے غیر آئینی طور پر اور آئین حرب کے خلاف مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم ڈھائے ہیں بلکہ بعض مُردوں کی نعشوں کی بے حرمتی کی ہے ان کے کان کاٹ دیئے ہیں ان کے ناک کاٹ دیئے ہیں۔ جگر اور کلیجے نکلوا کر چبائے ہیں اور مختلف قسم کے دیگر انسانیت سوز مظالم کئے ہیں۔ اس لئے اسے بھی جہاں ملے قتل کیا جائے۔ تو ایک دن جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بعض عورتیں بیعت کرنے کے لئے آئیں تو ہندہ بھی چادر اوڑھ کر ان میں شامل ہوگئی۔ پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب عورتوں سے بیعت لے رہے تھے۔ تو بیعت کے الفاظ میں یہ الفاظ بھی آتے تھے کہ ہم شرک نہیں کریں گی تو

## ہندہ کی طبیعت بڑی تیز تھی

وہ جوش میں آکر کہنے لگی یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم شرک کریں گی۔ ہمارے پاس دنیا کے سب ظاہری سامان تھے۔ ہمارے پاس طاقت تھی روپیہ تھا سامان حرب تھا۔ ہماری تعداد زیادہ تھی۔ تجربہ کار جرنیل ہمارے پاس تھے۔ قوم ہمارے ساتھ تھی۔ ملک ہمارے ساتھ تھا یہ ساری چیزیں جو بظاہر جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ ہمارے پاس موجود تھیں۔ پھر آپ اکیلے تھے۔ آپ کے پاس طاقت نہیں تھی۔ ظاہری سامان نہیں تھے مگر آپ جیت گئے اور ہم ہار گئے۔ اگر ہمارے بتوں میں طاقت ہوتی تو کیا ہم ہار سکتے تھے۔ ہمارے پاس سب کچھ تھا لیکن باوجود اس کے ہم ہار گئے اور آپ میں طاقت نہیں تھی۔ آپ کے پاس سامان نہیں تھا۔ سامان حرب نہیں تھا۔ تجربہ کار جرنیل نہیں تھے قوم ساتھ نہیں تھی۔ آپ کے ساتھی تعداد میں ہم سے بہت کم تھے۔ لیکن آپ جیت گئے کیا اس تجربہ کے بعد بھی ہم شرک کر سکتی ہیں۔ ہندہ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رشتہ دار تھیں آپ نے ان کی آواز کو پہچان لیا اور فرمایا ہندہ ہے۔ ہندہ بڑی دلیر عورت تھی۔ اس نے فوراً کہا۔ یا رسول اللہ میں مسلمان ہوگئی ہوں۔ اب آپ کا پہلا حکم مجھ پر نافذ نہیں ہو سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ اور فرمایا ہاں تم مسلمان ہوگئی ہو۔ اب تمہیں سزا دینے کا مجھے کوئی حق نہیں رہا۔

## تمہیں معاف کیا جاتا ہے

یہ چیز ہے جو حضور نے بطور سبق ہمارے سامنے رکھی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کے پاس روپیہ تھا۔ ان کی جتھہ بندی تھی حکومت تھی، سامان حرب تھا۔ تجربہ کار جرنیل تھے قوم ساتھ تھی۔ ملک ساتھ تھا اور آپ کے پاس کوئی حکومت نہیں تھی۔ ظاہری سامان آپ کو میسر نہیں تھے۔ لیکن آپ لڑے اور جیتے عرب لڑے اور ہارے۔ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله۔ کتنی قومیں دنیا میں ایسی گزری ہیں جو تعداد میں بہت تھوڑی تھیں لیکن وہ اپنے دشمن کے مقابلہ میں جیت گئیں۔ مگر یہ کب ہوا جب اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ تھا۔ گویا تھوڑی تعداد والی اور کمزور قوموں کو لڑائی میں جیتنے کے لئے یا تو سامان کی فراوانی کی ضرورت ہوتی ہے اور یا خدا تعالےٰ ان کے ساتھ ہو۔ تب انہیں فتح حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ تو صاف نظر آرہا ہے کہ ہمارے پاس طاقت نہیں۔ پس جب تک ہم ایسا رستہ تلاش نہ کریں جس میں سامان کی ضرورت نہیں رہتی کامیابی کی امید رکھنا غلط ہے۔ کامیابی حاصل کرنے کا صرف ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ اگر تمہارے پاس ظاہری سامان نہیں تو تم خدا تعالےٰ کے ساتھ اتنا تعلق

قائم کرو اور ایسا تعلق قائم کرو کہ اسے ہمارے لئے غیرت ہو۔ اگر ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس قسم کا تعلق قائم کر لیتے ہیں۔ تو کمزور ہونا اور بے سروسامانی ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ تعداد میں کم ہونا ہمیں فکر میں نہیں ڈال سکتا۔ اس تعلق کے پیدا ہو جانے کے بعد ہم یقین رکھ سکتے ہیں کہ کوئی بھی ہمارے مقابلہ میں آئے ہم اس کے مقابلہ میں جیتیں گے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اور جس کے ساتھ اللہ تعالےٰ ہو اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ کی طرف ہجرت کر کے گئے اور غار ثور میں چھپے تو دشمن آپ کی تلاش کرتا کرتا اس غار کے منہ پر پہنچ گیا۔ کھوجیوں نے اس وقت یہ صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا تو اس غار میں چھپے ہوئے ہیں اور یا پھر آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ گھبرا گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر گھبراتے کیوں ہو۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ قرآن کریم آپ کے یہ الفاظ بیان فرماتا ہے کہ لا تحزن ان الله معنا اللہ تعالےٰ جب ہمارے ساتھ ہے۔ تو پھر اے ابوبکر تم غمگین کیوں ہوتے ہو۔ اگر ہماری قوم ہماری دشمن ہے تو ڈر کی کون سی بات ہے اللہ تعالےٰ تو ہمارے ساتھ ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ مجھے اپنے متعلق کچھ فکر نہیں۔ مجھے تو اس بات کا فکر ہے کہ دشمن کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔ آپ نے فرمایا لا تحزن ان الله معنا۔ ابوبکر غم مت کرو

## اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے

اور وہی ہمیں دشمن سے بچائے گا۔ ہمارے پاس بے شک ظاہری سامان نہیں۔ ہمارے پاس بے شک فوج نہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ تو ہمارے ساتھ ہے۔ اور جس کے ساتھ خدا تعالےٰ ہو۔ اس کے لئے خوف اور ڈر کی کیا وجہ ہے۔ پس طاقت ور دشمن کے مقابلہ میں فتح حاصل کرنے کا ایک نسخہ تو یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ ایسا تعلق قائم کیا جائے کہ اسے ہمارے متعلق غیرت ہو۔ دوسرا نسخہ یہ ہے کہ دنیاوی سامان میسر ہوں۔ روپیہ ہو طاقت ہو حکومت ہو مثلاً جس طرح امریکہ کو آجکل یہ برتری حاصل ہے یا انگلستان کو کسی زمانہ میں حاصل ہوا کرتی تھی۔ اور وہ باوجود ایک چھوٹا سا ملک ہونے کے تمام دنیا کے ممالک پر حکومت کیا کرتا تھا۔ اسی طرح ہمیں بھی طاقت حاصل ہو۔ مگر یہ چیز ہمیں حاصل نہیں اور ہم حاصل کر بھی نہیں سکتے۔ جن چیزوں سے دولت حاصل ہوتی ہے وہ ہمیں میسر نہیں۔ اور اگر وہ چیزیں میسر ہو بھی جائیں

تو دولتوں کے حاصل کرنے کے لئے صدیوں کی ضرورت ہے۔

## امریکہ نے جو دولت حاصل کی ہے

اس پر بھی ایک لمبا عرصہ صرف ہوا ہے۔ اس کے پاس کانیں تھیں۔ مٹی کا تیل تھا۔ لوہے کی کانیں تھیں اور مختلف قسم کے سامان اسے میسر تھے۔ مگر اس نے یہ دولت ڈیڑھ سو سال کے عرصہ میں حاصل کی ہے۔ امریکہ کو ۱۷۸۳ء میں آزادی حاصل ہوئی تھی۔ ایک سو ساٹھ سال کی آزادی میں امریکہ اس حالت تک پہنچا ہے۔ لیکن پاکستان تو اتنا مضبوط ملک نہیں۔ کہ اس سے دوسری بڑی طاقتیں مرعوب ہو جائیں۔ اور نہ ابھی اس کے قیام پر کوئی لمبا عرصہ گزرا ہے۔ اب صرف ایک ہی صورت باقی ہے جس کی وجہ سے ہم اپنی حالت کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم خدا تعالےٰ کو اپنے ساتھ ملا لیں۔ اور اس میں کسی لمبی دیر کی ضرورت نہیں۔ بعض دفعہ تو اس پر ایک سیکنڈ بھی نہیں لگتا۔ بشرطیکہ اسے ساتھ ملانے کا صحیح طریق اختیار کیا جائے۔

## صوفیاء نے لکھا ہے

کوئی شخص تھا اس نے جب دیکھا کہ روحانی آدمیوں کا لوگ بہت زیادہ ادب و احترام کرتے ہیں۔ تو اس نے بھی دنیا داری کو چھوڑ دیا اور زاہد بن گیا۔ وہ سارا دن مسجد میں بیٹھا رہتا۔ نمازیں پڑھتا اور وظیفے کرتا رہتا۔ لیکن جب بھی وہ مسجد سے باہر نکلتا لوگ کہتے دیکھو وہ منافق جا رہا ہے۔ یہ آدمی وجاہت پسند اور دنیادار ہے لیکن دوسرے لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اس نے اپنی یہ حالت بنا رکھی ہے۔ دس سال کا لمبا عرصہ گزر گیا۔ لیکن اس کی یہ امید کہ وہ دنیا کی نظر میں بزرگ تسلیم کیا جائے پوری نہ ہوئی۔ ایک دن وہ جنگل میں گیا۔ اس نے اپنے دل میں کہا احمق تو نے اپنی عمر کے دس سال ضائع کر دیئے اور لوگوں کی نظر میں بار بار لعنتی بنا۔ آ اور باقی عمر کو اب خدا تعالےٰ کی خاطر اس کے کاموں میں لگا دے لوگ تجھے بزرگ سمجھیں یا نہ سمجھیں تو سچے طور پر خدا تعالےٰ کی عبادت کر اور اسی کا بن جا۔ لوگ تجھے خواہ دنیا کا کہیں تو ان کی طرف توجہ نہ کر اور اپنا کام کرتا چلا جا اور

## اپنے خدا کو راضی کر لے

چنانچہ اس شخص نے اسی وقت ریاکاری اور دکھاوے کو چھوڑ دیا۔ وضو کیا اور خدا تعالےٰ کے سامنے سجدے میں گر گیا۔ اور اس نے رو رو کر دعائیں کیں کہ اے خدا تو میرے پچھلے گناہ معاف کر دے۔ خواہ لوگ مجھ پر لعنتیں ڈالیں یا اور کچھ کہیں۔ میں صرف تیری رضا چاہتا ہوں۔

توبہ کی اور پھر شہر کی طرف آیا اور مسجد میں گیا۔ اور نماز پڑھی۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑایا نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلا تو اسے دیکھتے ہی لوگ کہنے لگے کہ دیکھو کس طرح نور اس کے چہرے پر برس رہا ہے۔ یہ بہت بڑا ولی اللہ ہے اس کی دعاؤں سے ہر قسم کے عقدے حل ہو جاتے ہیں۔ اس شخص نے اپنے دل میں کہا تو نے دس سال ضائع کر دئے۔ تو نے لوگوں کو دھوکا دیا۔ اور جھوٹ بولا۔ لیکن تو لوگوں کی نظروں سے بچ نہ سکا۔ آج نیک نیتی سے اور سچے دل سے تو نے ایک نماز ادا کی ہے۔ تو فوراً اس کا اثر دیکھ لیا پس

## حقیقت یہ ہے

کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے جو شخص خدا تعالیٰ سے سچی صلح کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے وہ بعض دفعہ ایک سجدہ میں ہی اسے پا لیتا ہے۔ صدیوں میں جس کام کو حل نہیں کیا جا سکتا اسے ایک سجدہ ہی حل کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ جس شخص کے ساتھ ہو اس کے ساتھ سب طاقتیں ہوتی ہیں اور وہ کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے جن دو چیزوں کے ساتھ باوجود قلیل التعداد ہونے کے مخالف پر فتح حاصل کی جا سکتی ہے ان میں سے ایک تو ایسی ہے جس کا حاصل کرنا ہمارے اختیار سے باہر ہے اور اسے حاصل کرنے کے لئے صدیاں درکار ہیں لیکن ایک چیز ایسی ہے جس کو ہم حاصل کرنا چاہیں تو ایک دن میں بلکہ ایک سیکنڈ میں اُسے حاصل کر سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہم اپنے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی محبت قائم کر لیں اور فیصلہ کر لیں کہ ہم دنیا میں خدا تعالیٰ کے لئے ہی زندہ رہیں گے اور اسی کی خاطر مریں گے جب ہماری یہ خواہش ہو گی کہ خدا تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائے اور اپنی دنیوی توقعات کو اس کے لئے نظر انداز کر دیں گے اور محض اسکی رضا کا حصول ہمارا مقصد ہو گا تو وہ ہمیں حاصل ہو جائے گا اور جب وہ ہمیں حاصل ہو جائے گا تو یہ ہو نہیں سکتا کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں تباہ و برباد کر سکے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے خود ہماری مدد کے لئے نازل ہوں گے اور جو چیزیں دنیوی سامانوں کے باوجود حاصل نہیں ہو سکتیں وہ ہمیں حاصل ہو جائیں گی۔ پس دو چیزوں میں سے تمہیں ایک چیز ضرور کرنی ہو گی یا تو تم فیصلہ کر لو کہ تم دنیا میں ذلت اور رسوائی چاہتے ہو اور یہ کہ تمہارے اوپر کسی قسم کی ذمہ واری عائد نہیں ہوتی۔ اور یا یہ فیصلہ کر لو کہ تم نے دنیا میں دین کو پھیلانا اور اسے غالب کرنا ہے اور اس کو حاصل کرنے کا صرف ایک ہی طریق ہے کہ

## تم خدا تعالیٰ کو اپنا بنا لو

جب تم خدا تعالیٰ کو اپنا بنا لو گے تو دنیا کی سب چیزیں تمہیں مل سکیں گی۔ اس لئے نہیں کہ وہ تمہاری مطلوب ہیں جو شخص دنیوی سامانوں اور دنیوی عزت و جاہ کو اپنا مطلوب بناتا ہے اسے خدا تعالیٰ نہیں ملتا لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو اپنا مطلوب بنا لیتا ہے اسے سب چیزیں میسر آ جاتی ہیں یہ دو عجیب چیزیں ہیں ان میں سے ایک چیز کی تلاش کرنے سے دوسری چیز خود بخود مل جاتی ہے لیکن دوسری کو تلاش کرنے سے پہلی چیز حاصل نہیں ہوتی۔ جو شخص دنیا کی تلاش کرتا ہے اسے خدا تعالیٰ نہیں ملتا مگر جو خدا تعالیٰ کی تلاش کرتا ہے اور اسکی رضاء کے حصول کو اپنا مقصد بنا لیتا ہے اسے دنیا بھی مل جاتی ہے۔

عام طور پر

## لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں

کہ مسلمانوں کے پاس بادشاہتیں بھی تھیں اور اس کے معنے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں بھی دنیوی سامانوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے حالانکہ وہ نہیں سمجھتے کہ یہ بادشاہتیں ایسی نہیں تھیں کہ ان کی وجہ سے خدا تعالیٰ مل گیا ہو بلکہ خدا تعالیٰ کے مل جانے کی وجہ سے یہ بادشاہتیں ملی تھیں اور اب بھی ہم خدا تعالیٰ کو پا کر بادشاہت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی چیز آسمانی جماعتوں کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ جو لوگ بھی خدا تعالیٰ کے ماموروں پر ایمان لانے والے ہوں گے۔ جو لوگ بھی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ساتھ وابستہ رکھیں گے انہیں دنیا ملیگی لیکن دنیا انہیں اسی صورت میں ملے گی کہ وہ دنیوی توقعات کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر لیں وہ انہیں دور پھینک دیں۔ وہ کہہ دیں کہ ہم انہیں نہیں جانتے۔ ہم صرف خدا تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ جب وہ دنیا کی طرف سے منہ پھیر لیں گے اور ان کا مطلوب اور مقصود صرف خدا تعالیٰ کی رضا ہو گی۔ تب خدا تعالیٰ دنیا کو خود اٹھا کر ان کے قدموں میں پھینک دے گا۔ سید عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو ایک بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں وہ ہمیشہ عمدہ کھانا کھاتے تھے اور عمدہ لباس پہنتے تھے۔ کسی دنیا دار نے آپ پر اعتراض کیا کہ سید عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اچھے کپڑے پہنتے ہیں۔ اچھے کھانے کھاتے ہیں یہ بزرگ نہیں ہو سکتے۔ کسی نے یہ بات آپ کو بھی بتا دی کہ فلاں شخص نے آپ پر اعتراض کیا ہے۔ کہ آپ اچھا کھاتے ہیں۔ اچھا پہنتے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ آپ بزرگ اور ولی اللہ نہیں۔ بھلا بزرگوں کو ان چیزوں سے کیا تعلق

## سید عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

نے فرمایا اُس شخص کو یہ معلوم نہیں کہ میں کیوں ایسا کرتا ہوں۔ آپ فرمانے لگے۔ میں اس وقت تک کوئی کھانا نہیں کھاتا جب تک خدا تعالیٰ خود نہیں کہتا۔ کہ اے عبد القادر جیلانی" تم یہ کھانا کھاؤ۔ اور میں کوئی کپڑا نہیں پہنتا۔ جب تک خدا تعالیٰ خود مجھ سے نہیں کہتا۔ کہ اے عبد القادر جیلانی تم یہ کپڑا پہن لو۔ غرض جو شخص خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا خود اس کے قدموں میں ڈالتا ہے۔ تاکہ وہ ظاہر کرے کہ مومنوں کو یہ چیزیں دنیوی ذرائع سے حاصل نہیں ہوتیں۔ بلکہ جو میرا بن جاتا ہے۔ میں خود اسے یہ چیزیں دیتا ہوں۔ آپ دیکھیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی بادشاہت کو حاصل کرنے کے لئے ایک منٹ کے لئے بھی خواہش نہیں کی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے وہ بادشاہت آپ کے قدموں پر بلکہ آپ کے خادموں کے قدموں پر لا کر ڈال دی۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔ تو آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے خلیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قریشی تو تھے مگر آپ قریش کے اُن لوگوں سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ جو مکہ کے رئیس گنے جاتے تھے۔ اور جن کی فرمانبرداری اور اطاعت کو عرب فخر محسوس کرتے تھے۔ آپ کے والد ابو قحافہ معمولی آدمی تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ابتداء میں ایمان نہیں لائے تھے۔

## جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے

تو مکہ میں یہ اطلاع پہنچی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں یہ خبر سن کر لوگ گھبرا گئے کہ اب کیا ہو گا انہوں نے پیغامبر سے پوچھا۔ پھر کیا ہوا۔ اس نے جواب دیا کہ ایک خلیفہ چن لیا گیا ہے اُن لوگوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ بھی تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کون خلیفہ چن لیا گیا ہے۔ اس نے کہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے والد صاحب نے پھر پوچھا۔ کون ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ آپ کے والد صاحب اپنی کمزوری کی وجہ سے یہ خیال کرتے تھے کہ رؤسا کسی صورت میں بھی اُن کے بیٹے ابوبکر کی بیعت نہیں کر سکتے۔ وہ مر جائیں گے لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کریں گے۔ اس لئے جب انہوں نے سنا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ چن لئے گئے ہیں۔ تو کہنے لگے۔ کون ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ اس پیغامبر نے کہا

## ابو قحافہ کا بیٹا

انہیں پھر بھی یقین نہ آیا۔ انہوں نے پوچھا کون ابو قحافہ؟ اس نے کہا۔ تم اور کون۔ وہ کہنے لگے۔ کیا میرا بیٹا ابوبکر رضی اللہ عنہ چن لیا گیا ہے۔ کیا فلاں قبیلہ نے اس کی بیعت کر لی ہے۔ پیغامبر نے کہا۔ ہاں۔ پھر انہوں نے دریافت کیا۔ کیا فلاں قبیلہ نے اس کو خلیفہ مان لیا ہے ا . . . . . . . . . .

. پیغامبر نے کہا ہاں ہاں۔ یہ سن کر اُن پر یہ بات کھل گئی کہ اتنا بڑا تغیر صرف ایک نبی ہی پیدا کر سکتا ہے۔ وہ بے اختیار ہو کر کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ اگر بنو ہاشم کے خاندان اور قریش کے دوسرے خاندانوں نے میرے بیٹے کی بیعت کر لی ہے تو یقیناً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سچے نبی تھے۔ جنہوں نے ایسا عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا۔ تو دیکھو۔ بادشاہت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر ہی نہیں آپ کے خادموں کے قدموں پر بھی آ گری لیکن آپ نے نہ اس وقت خواہش کی۔ جب آپ کو ابھی بادشاہت نہیں ملی تھی اور نہ اس وقت خواہش کی جب آپ کو بادشاہت مل گئی۔ نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بادشاہت کی خواہش کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بادشاہت کی خواہش کی۔ نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بادشاہت کی خواہش کی اور نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بادشاہت کی خواہش کی۔ بلکہ ان میں بادشاہت کے آثار پائے ہی نہیں جاتے تھے حالانکہ وہ دنیا کے اتنے زبردست بادشاہ تھے جن کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی

## اُن کی طبائع اتنی سادہ تھیں

ان کی طبائع اتنی سادہ تھیں۔ ان میں تواضع اس قدر پایا جاتا تھا کہ ظاہری طور پر یہ معلوم بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ بادشاہ ہیں۔ ان میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا۔ کہ میری حکومت ہے، میں بادشاہ ہوں۔ ان میں سے کوئی شخص بھی کبھی اس بات پر آمادہ نہیں ہوا کہ وہ اپنی بادشاہت کا اظہار کرے اور نہ ہی وہ اس بات کی کبھی خواہش کرتے تھے۔ در حقیقت جو خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں۔ دنیا خود ان کے قدموں پر آ گرتی ہے لوگ تو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ بادشاہتوں سے انہیں مدد ملے گی۔ لیکن جو خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں۔ بادشاہتیں سمجھتی ہیں کہ انہیں ان کی غلامی سے عزت ملے گی۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہر جماعت یا ہر فرد کی ترقی دو چیزوں کے ساتھ وابستہ ہے اول یہ کہ اس کے پاس مادی سامانوں کی فراوانی ہو دوم اسے خدا تعالیٰ مل جائے۔ جہاں تک مادی سامانوں کا تعلق ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ مادیات کے ساتھ ترقی کرنا ہمارے دعویٰ کے خلاف ہے خدا تعالیٰ کے

## ماموروں کی جماعتیں

مادیات کے ساتھ ترقی نہیں کیا کرتیں اگر وہ مادیات کے ساتھ ترقی کریں تو مخالف یہ کہنے کا حق رکھتا کہ ان کا ترقی کرنا ان کی سچائی کی علامت نہیں مادی سامانوں کے ذریعہ تو ہر ایک ترقی کر سکتا ہے پھر ان میں اور دوسری جماعتوں میں کیا فرق رہا غرض اول تو ہمارے پاس مادی سامان ہیں ہی نہیں اور اگر مادی سامان میسر آ بھی جائیں تو پھر بھی یہ امید رکھنا کہ ہم ان کے ذریعہ ترقی کر جائیں گے غلطی ہے اس صورت میں ہم اپنے جھوٹا ہونے کی دلیل دیں گے۔ کسی کے دعویٰ کے جھوٹا ہونے کی دلیل تو اس کا مخالف دیتا ہے۔ وہ خود ایسا مواد فراہم نہیں کرتا جس سے وہ جھوٹا ثابت ہو لیکن ہمارا یہ فعل یقیناً اس بات کا ثبوت ہوگا کہ ہمارا مخالف تو ہمیں جھوٹا کرنے کی کوشش میں ناکام رہا ہے لیکن ہم نے اپنے جھوٹا ہونے کی خود اسے دلیل مہیا کر دی ہے اب سوال یہ ہے کہ اگر مامورین کی جماعتیں مادیات کے ساتھ ترقی نہیں کیا کرتیں اور ہمارا یہ دعویٰ کہ ہم مادیات کے ساتھ ترقی کریں گے ہمارے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے تو پھر وہ کون سا ذریعہ ہے جس کو اختیار کر کے ہم ترقی کر سکتے ہیں جس کو اختیار کرنے کے بعد ہم بڑی سے بڑی قوموں کو بھی مغلوب کر سکتے ہیں وہ ذریعہ

## خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق

قائم کرنا ہے اگر ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق قائم کر لیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں مٹا نہیں سکتی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض قومیں مٹ جاتی ہیں اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان کا خاتمہ ہو گیا لیکن وہ اپنے مٹ جانے کے بعد پھر ایسی ترقی کرتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم پر ایک وقت ایسا بھی آیا جب وہ بظاہر مٹ چکی تھی لیکن اپنے مٹ جانے کے بعد اس نے کتنی عظیم الشان ترقی کی قریباً تین سو سال کے لمبے عرصہ کے بعد انہیں حکومتیں ملیں۔ اب ۱۹۶۲ء ہے۔ گویا سترہ سو سال ان پر ترقی کے زمانہ کے گزر چکے ہیں۔ بعض صوفیاء نے اس بات پر بحث کی ہے کہ عیسائیوں کی ترقی کا زمانہ زیادہ لمبا کیوں ہو گیا ہے ایک بزرگ نے

## ایک لطیفہ لکھا ہے

اگرچہ وہ ذوقی ہے انہوں نے لکھا ہے کہ لفظ ضالّین پر جو مد اور شد ڈالی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عیسائیوں کو لمبی ترقی حاصل ہو گی چونکہ عیسائیوں کے لئے لمبی ترقی مقدر تھی اس لئے قرآن کریم میں عیسائیوں کے لئے یہ لفظ (یعنی ضالّین) استعمال کیا گیا ہے یہ تو ایک ذوقی بات ہے لیکن صاف ظاہر ہے کہ عیسائیوں کو لمبی ترقی محض اس لئے ملی کہ ان پر ایک لمبے عرصے تک مظالم ہوتے لیکن ایک چیز ایسی ہے جس کا لمبا ہونا نہایت ہی خطرناک ہے اور وہ روحانیت کا فقدان ہے روحانیت تو ایک دن میں آ جاتی ہے اس کے لئے زیادہ لمبا عرصہ درکار نہیں عیسائیوں میں روحانیت ۲۷۰ سال کے بعد نہیں آئی تھی یہ چیز ان میں ابتدائی زمانہ میں پیدا ہو گئی تھی کسی مامور کی جماعت میں ایمان اور روحانیت میں مضبوطی اس کے قریب قریب کے عرصہ میں ہی پائی جاتی ہے اور جتنا لمبا عرصہ گزرتا جاتا ہے یہ چیزیں کمزور ہوتی جاتی ہیں ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی یہی ہے اس لئے تم اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرو تم دو ہی چیزوں کے ساتھ کامیاب ہو سکتے ہو اول محبت الٰہی کے ساتھ محبت الٰہی کے لئے سامانوں کی ضرورت نہیں بلکہ ضروری ہے کہ تم اپنے اوپر دنیا و مافیہا تاریک بنا لو اور اس سے جدا رہ کر اپنی زندگی بسر کرو۔

دوم وہ ذرائع ہیں جو قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں مثلاً نمازیں ہیں وظائف ہیں ذکر الٰہی ہے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرنا ہے اس کے حضور گریہ وزاری کرنا اور اس کے حضور عرض کرنا کہ وہ ہمارے افکار اور اعمال اور ذہنوں کی اصلاح کرے

## یہی وہ ذرائع ہیں۔

جن کے ساتھ تم اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل کر سکتے ہو اس کے ساتھ ہی تم حتی المقدور قربانی میں ترقی کرنے کی کوشش کرو تمہارا قدم ہر وقت آگے کی طرف بڑھے پیچھے نہ ہٹے جو شخص ایسا نہیں کرتا اس کا قدم پیچھے کی طرف آتا ہے یہ قانون قدرت ہے کہ اگر تمہارا قدم آگے کی طرف نہیں بڑھے گا تو وہ پیچھے ہٹے گا تم ایک حالت پر کبھی قائم نہیں رہ سکتے یہ دنیا متحرک ہے اس لئے تم یا آگے بڑھو گے یا پیچھے ہٹو گے ایک جگہ پر کھڑے نہیں رہ سکتے میں ایک دفعہ لندن کی ایک نمائش میں گیا وہاں ایک چکر بنا ہوا تھا جو چلتا رہتا تھا نمائش والوں نے اعلان کیا ہوا تھا کہ جو شخص اس چکر کے سنٹر کو ہاتھ لگا دے اسے انعام دیا جائے گا یہ اسی وقت ہو سکتا تھا جب انسان کچھ دیر ٹھہرے میرے ایک ساتھی نے ایسا کرنے کی کوشش کی مگر جب بھی وہ ایسا کرنے کی کوشش کرتا چکر اس کو دھکا دے کر پیچھے پھینک دیتا تھا۔ اس دنیا کی مثال بھی اس چکر کی سی ہے کوئی شخص ایک جگہ پر رک نہیں سکتا ہم یا آگے بڑھیں گے یا پیچھے ہٹیں گے یہ دنیا ایک جگہ پر ٹھہرنے کا مقام نہیں نہ تم دنیوی لحاظ سے ایک جگہ پر ٹھہر سکتے ہو نہ روحانی لحاظ سے ایک جگہ پر ٹھہر سکتے ہو دینی امور میں بھی اور مادی امور میں بھی یا تو تم ترقی کرو گے یا تم گرو گے یہی وجہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو

## قرب الٰہی میں سب سے بڑا مقام

حاصل تھا آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ کہا کہ ہمیشہ یہ دعا کرتے رہیں کہ

## رب زدنی علما

اسی طرح آپ ہمیشہ

## اھدنا الصراط المستقیم

کی بھی دعا کرتے رہے گویا صرف ہم ہی نہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے اللہ تو میرے علم کو زیادہ کر اور مجھے صراط مستقیم دکھا۔ ایک عام شخص تو کہہ سکتا ہے کہ اے اللہ تو مجھے سیدھا راستہ دکھا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو کوئی کمزوری نہیں پائی جاتی کہ آپ خدا تعالیٰ سے دعا کرتے کہ اے خدا تو مجھے سیدھا راستہ دکھا۔ اس کے یہی معنے تھے کہ سیدھے رستے غیر محدود ہیں جس مقام عظیم پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فائز تھے اس کے علاوہ اور رستے بھی تھے اس لئے آپ کہتے تھے

## رب زدنی علما

بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اتنی عظیم الشان ہے کہ گو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے لیکن آپ اب بھی

## اھدنا الصراط المستقیم

کی دعا مانگ رہے ہوں گے اور آپ کے مدارج اب بھی بڑھ رہے ہوں گے کیونکہ

## خدا تعالیٰ کی حد بندی نہیں ہو سکتی

انسان کتنا بھی بڑا ہو وہ بہرحال محدود ہے وہ باوجود بلند مدارج حاصل کرنے کے دعا مانگتا چلا جاتا ہے تا حرکت کا سلسلہ بند نہ ہو بلکہ جاری رہے اگر روحانی ترقی کے رستے محدود ہوتے تو اس کے یہ معنے ہوتے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب روحانی ترقی بند ہو جائے گی اور ایک مقام ایسا آئے گا جہاں پہنچ کر ترقی کے رستے مسدود ہو جائیں گے، حالانکہ یہ غلط ہے پس یہ قانون قدرت ہے کہ اگر کسی وقت ترقی نہ ہو تو تنزل شروع ہو جاتا ہے پس ہمیں ہمیشہ

## اپنے اعمال پر غور کرتے رہنا چاہیئے

اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمارا ہر دن پہلے دن کی نسبت زیادہ ترقی والا ہو ہمارا قدم پہلے کی نسبت آگے ہونا چاہیئے ہماری عبادت اور ذکر الٰہی میں کوئی نہ کوئی ترقی ہونی چاہیئے خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق پہلے کی نسبت زیادہ ہونا چاہیئے اگر کوئی انسان اس رنگ میں رنگین ہو جائے تو وہ ایسا برکت والا ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہو جاتا ہے اور جو شخص خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن جاتا ہے اسے کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوتی لیکن ضروری ہے کہ عبادتوں اور ذکر الٰہی کے علاوہ انسان ظاہری طور پر بھی محنت کرے تا وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا جاذب بن سکے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاؤں کے ساتھ ساتھ ظاہری تدابیر بھی اختیار کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صحابہؓ سے مصنوعی جنگیں کرواتے تھے کشتیاں لڑواتے تھے، گتکے کی مشق کروایا کرتے تھے بخاری میں آتا ہے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند حبشیوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے بلایا اور حضرت عائشہؓ سے فرمایا کیا تم تماشا دیکھنا چاہتی ہو بعض لوگ اس حدیث کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ مسجد میں تماشا کروانا جائز ہے محدثین نے اس حدیث کا ہیڈنگ ہی اس طرز کا باندھا ہے کہ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ آیا مسجد میں تماشا کروانا جائز ہے یا نہیں لیکن اس تماشا سے مراد مداری یا بندر وغیرہ کا تماشا نہیں بلکہ فوجی کرتب ہیں لڑائی کے ہنر ہیں اور ان کاموں کی

## مسجد میں مشق کروانا جائز ہے

بلکہ مسجدیں تو ان کاموں کے لئے نہایت عمدہ مقام ہیں لوگ وہاں نماز کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں اور وہ سب ان مشقوں سے مستفید ہو سکتے ہیں عام تماشا سے مراد وہ نظارہ ہوتا ہے جو دلچسپی کا موجب ہو لیکن اس میں فائدہ کچھ نہ ہو مگر یہ کرتب دلچسپی کا موجب بھی ہیں اور مفید بھی ہیں بہرحال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

## حضرت عائشہؓ

سے فرمایا کیا تم تماشا دیکھنا چاہتی ہو آپ نے فرمایا ہاں میں دیکھنا چاہتی ہوں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کندھا نیچا کر لیا اور میں ایڑیوں کے بل کھڑی ہو گئی اور آپ کے کندھوں کے اوپر سے جھانکتی رہی اس وقت

## مسجد میں

چند حبشی اپنے فوجی ہنر دکھا رہے تھے۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کی مشق کروایا کرتے تھے حالانکہ آپ سے اللہ تعالیٰ

## جنگ بدر کے موقع پر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مورچوں پر کھڑا کر دیا۔ تو آپ نے ایک طرف بیٹھ کر دعائیں کرنی شروع کیں کہ اے خدا۔ آج مسلمانوں کو فتح دے۔ آپ نے اس موقع پر اتنی دعائیں کیں کہ آپ کی سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ کیا آپ کو یقین نہیں۔ کہ دشمن کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ مسلمانوں کو فتح عطا کرے گا۔ آپ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ خدا تعالےٰ کے ہم سے وعدے تو ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ غنی بھی ہے ہمارا کام ہے کہ ہم دنیوی سامان بھی جمع کریں اور اپنی کوتاہی کا بھی اقرار کریں تا وہ یہ بھی نہ کہے کہ ہم نے اس کے پیدا کردہ سامانوں سے

## فائدہ نہیں اٹھایا

اور یہ بھی نہ کہے کہ ہم نے اپنی سامانوں پر بھروسہ کر لیا ہے۔ غرض ظاہری سامانوں سے فائدہ اٹھانا دین کے خلاف نہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ظاہری سامانوں اور تدابیر کو دین کے تابع رکھا جائے۔ خدا تعالےٰ کی محبت کو اتنا بڑھایا جائے کہ اسے ہمارے متعلق غیرت پیدا ہو جائے اور ساتھ ہی دنیاوی سامانوں کو بھی جمع کیا جائے۔ تا یہ نہ سمجھا جائے کہ تم خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو۔

## جب شام میں جنگ ہوئی

اور وہاں طاعون پڑی

حضرت عمرؓ وہاں خود تشریف لے گئے تاکہ لوگوں کے مشورہ سے فوج کی حفاظت کا کوئی معقول انتظام کیا جا سکے۔ مگر جب بیماری کا حملہ تیز ہو گیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کا یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں۔ آپ واپس مدینہ تشریف لے جائیں۔ جب آپ نے واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت ابو عبیدہؓ نے کہا افرارا من قدر اللہ کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے آپ بھاگتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فوراً جواب دیا۔ نعم نفرّ من قدر اللہ الی قدر اللہ ہاں ہم خدا تعالےٰ کی ایک تقدیر سے اس کی دوسری تقدیر کی طرف بھاگتے ہیں۔ غرض دنیاوی سامان کو ترک کرنا جائز نہیں۔ ہاں دنیاوی سامان کو دین کے تابع رکھنا چاہیئے۔

## صحابہؓ کے متعلق آتا ہے

کہ جن صحابہؓ کے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا۔ وہ سارا دن محنت کرتے تھے اور شام کو مٹھی بھر جو چندہ حاصل کرتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بطور چندہ پیش کر دیتے تھے۔ مشرکین مکہ اور منافق لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ یہ لوگ یعنی مسلمان ملک کو فتح کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ لیکن کیا یہ لوگ مٹھی بھر جو کے ساتھ ملک کو فتح کریں گے وہ مشرک اور منافق یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ مٹھی بھر جو بڑی قیمتی چیز ہے۔ ان مٹھی بھر جو دینے والوں کا بھی جنگ لڑنے میں وہی حصہ تھا۔ جو مالداروں کا تھا۔ مثلاً حضرت عثمانؓ نے بارہ ہزار چندہ دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی ساری جائداد خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دی۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت ابوبکرؓ کا چندہ بے شک زیادہ تھا۔ مگر وہ غریب آدمی بھی قربانی میں ان لوگوں سے کسی طرح کم نہ تھا۔ جس نے سارا دن محنت کر کے مٹھی بھر جو کمائے۔ اور پھر ان کی روٹی پکا کر اپنے بچے کے منہ میں نہیں دی اس مٹھی بھر جو کی روٹی پکا کر اس نے اپنی بیوی کے منہ میں نہیں دی۔ بلکہ اس نے وہ سارے دن کی کمائی مٹھی بھر جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ وہ مٹھی بھر جو مالداروں کے چندوں سے کسی صورت میں بھی کم نہیں تھے۔ کیونکہ

## خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی بنیاد

مادیات پر نہیں ہوتی۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو نصیحت کروں گا۔ کہ وہ اپنے اندر محبت الٰہی پیدا کریں۔ اس طرح کہ خدا تعالیٰ کو ان کے متعلق غیرت پیدا ہو جائے۔ وہ خدا تعالےٰ کی عبادت میں ترقی کریں۔ خشیت الٰہی میں ترقی کریں۔ تہجد پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ احمدی مستورات میں ایک دوسرے کی نگرانی کریں۔ نمازوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی عادت ڈالیں اور ان کا خدا تعالےٰ کے ساتھ جو تعلق ہے اسے مضبوط بنائیں۔ یہ خیال کر لینا کہ وہ ان چیزوں کے بغیر ہی جیت جائیں گے غلط ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے بیان کیا ہے جب تک خدا تمہارے اندر نہیں آ جاتا تم غالب نہیں آ سکتے اور اگر خدا تعالےٰ تمہارے اندر آ جاتا ہے تو یقیناً تم غالب آ جاؤ گے اور اگر وہ تمہارے اندر نہیں آتا تو تم غالب نہیں آ سکتے۔ کیونکہ غلبہ خدا تعالےٰ کے لئے مقدر ہے۔


### دانتوں کا ہسپتال

یہاں پر بغیر درد کے دانت نکالے جاتے سونے چاندی کی کھوڑیں بھری جاتی ہیں۔ عمدہ جدید طریقہ سے مصنوعی دانت تیار کئے جاتے ہیں اور دانتوں کی صفائی کی جاتی ہے بے نظیر منجن جو کہ دانتوں کا محافظ ہے ۸/ میں مل سکتا ہے۔

شیخ سعادت احمد طارق ڈینٹسٹ غلہ منڈی ربوہ



## اعلان

ایک چکی مشین آٹا اور چاول چھڑنے والی مشین مکمل اور چالو حالت میں قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب مجھ سے خط و کتابت فرمادیں۔

(شیخ) نور الحق محلہ دار البرکات ربوہ



### پائیوریا اکسیر

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ



### نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

- آنکھوں کی خوبصورتی اور علاج کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر
- بچوں اور عورتوں کی آنکھوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ۔
- خارش پانی بہنا۔ پھنی۔ ضعف نظر وغیرہ کا بہترین علاج
- آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر جو پچاس سالہ استعمال و تجربہ کے بعد پیش کیا گیا ہے۔ قیمت شیشی ۶۲ پیسے بڑی شیشی ۲/۵۰

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ



### نادر تریاق دمہ

دمہ کیلئے بہترین دوا

مایوس کن حضرات نادر دواخانہ ربوہ سے رجوع فرمادیں۔

قیمت مکمل کورس دو ماہ بارہ روپے پچاس پیسے علاوہ محصولڈاک

نادر دواخانہ محلہ دار الصدر نزد دار الصدر چونگی ربوہ



فون نمبر ۲۲۵ تار کا پتہ مبشر پراپرٹی لاہور

### یونٹ کلیم

اور

### جائداد کی خرید و فروخت کیلئے

### مبشر پراپرٹی ڈیلر

سیالکوٹ شہر کو یاد رکھیں۔

اپنے ... خاندان کی ... صحت اور زندگی کی رعنائیوں کو جواں تاب رکھنے کے لئے

روز وناسپتی استعمال کریں!

یہ انتہائی احتیاط سے ہاتھ سے چھوئے بغیر وٹامن اے اور ڈی شامل کر کے بنایا جاتا ہے' پھولوں کی شادابی اور پھلوں کی طاقت عطا کرنے والے

روز وناسپتی کا

سفید چمکتا ہوا رنگ اور دانہ اس کے اعلےٰ ہونے کی ضمانت ہے

ٹیلیفون ۳۰۷/۲۶۱

## مفید معلومات

۱۔ اینو ماسکیٹو آئل مچھر دانی سے زیادہ آرام دہ ہے سوتے وقت عطر کی طرح استعمال کریں
مچھر اور ملیریا کو دور رکھے گا مولہ روپیہ کی شیشی سالے کنبے کے لئے قریباً ایک ماہ تک کافی ہے

۲۔ بے بی ٹانک بچوں کے دانت نکالنے، دستوں۔ بدہضمی، مٹی کھانے کی عادت اور سوکھا پن کے لئے ازحد مفید ہے۔

۳۔ زمیندار احباب نوٹ فرمالیں کہ ہمارے پاس حیوانات کی قریباً تمام مہلک اور خطرناک امراض کی دوائیں موجود ہیں خصوصاً منہ کھر، گل گھوٹو (خناق) کنار، زہرباد، اپھارہ اور دودھ دینے والے جانوروں کی بیماریاں مثلاً دودھ کم ہو جانا وغیرہ۔ تفصیلات مفت طلب کریں۔

نوٹ:۔ بے بی ٹانک اور نیو ماسکیٹو آئل کے لئے ہر دو کمپنیوں میں سٹاکسٹوں کی ضرورت ہے

۱۔ راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
بشیر جنرل سٹور گول بازار ربوہ

۲۔ کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور
شیخ عنایت اللہ اینڈ سنز انار کلی لاہور۔ اشرف میڈیکل اینڈ جنرل سٹور بیرون دہلی دروازہ لاہور۔



## رشید اینڈ برادر سیالکوٹ
کی
## نئی پیشکش

نئے ماڈل کے مٹی کے تیل سے جلنے والے چولھے

جو

بلحاظ خوبصورتی مضبوطی، تیل کی بچت اور افراط حرارت

## بے مثال ہیں

عنقریب مارکیٹ میں پیش کئے جائیں گے،

رشید اینڈ برادر ٹرنک بازار سیالکوٹ شہر



## قومی صنعت کو فروغ دیجئے

GERMNOX

جرم کش بدبو کو دور کرنے والا بہترین فینائل

بازار کی ایک گیلن عام فینائل سے "جرم ناکس" کی ایک پونڈ کی بوتل زیادہ طاقت رکھتی ہے برسات میں بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ بہترین فینائل گھر کی صفائی کے لئے باقاعدہ استعمال کیجئے اپنے شہر کے دوکاندار سے چھ اونس اور پونڈ کی بوتل میں حاصل کیجئے

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ



## مرکز احمدیت
کے مستند حالات کا مطالعہ کرنا ہو تو کتاب

## ربوہ دار الہجرت

کے نسخے ابھی سے ریزرو کرالیں۔ کتاب ربوہ کیا ہے!

۱۔ مرکز احمدیت کے تفصیلی کوائف
۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے روح پرور ارشادات
۳۔ مقامات مقدسہ کے فوٹوز
۴۔ ربوہ کا تاریخی پس منظر۔
۵۔ بیسیوں بزرگ ہستیوں کی تصاویر۔
حجم ۲۶۸ صفحات قیمت تین روپے ۵۰ پیسے۔

ملنے کا پتہ

کیپٹن ملک خادم حسین فیکٹری ایریا۔ ربوہ



## اہالیان راولپنڈی کیلئے
## خوشخبری

موتی بازار راولپنڈی میں داؤد کلاتھ سٹور کے نام سے کپڑے کی دکان کھل گئی ہے بازار سے نسبتاً کم قیمت پر آپ کو ہر قسم کا کپڑا مل سکتا ہے تشریف لاکر ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

داؤد احمد چوہدری



ہر انسان کے لئے!

## ایک ضروری پیغام
کارڈ آنے پر
## مفت

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن



ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے ۱۹/-

# چھوٹے ممالک کے مفادات کا تحفظ نہ کیا گیا تو یورپی منڈی بدترین اقتصادی سامراج کو جنم دیگی

## ہمیں زبردستی پسماندہ رکھکر دولت مند ممالک کو ہم سے دوستی کی امید نہیں رکھنی چاہیئے

### دولتِ مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں صدر محمد ایوب خاں کی تقریر

لندن ۱۲ ستمبر۔ صدر ایوب نے دولتِ مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کو خبردار کیا ہے کہ اگر برطانیہ نے مشترکہ یورپی منڈی میں شرکت کے لئے ایسی شرائط قبول کرلیں۔ جن سے پاکستان کی معیشت کو نقصان پہنچے تو برطانیہ اور سٹرلنگ علاقہ سے اقتصادی تعلقات کی قدروقیمت پر پاکستان کو بھروسہ نہیں رہے گا۔ صدر نے کہا کہ دولت کا انبار رکھنے والے ملک اگر ترقی پذیر ملکوں کو جان بوجھ کر پسماندہ رکھنے کی کوشش کریں تو پھر باہمی دوستی کا کیا امکان ہے آج کی دنیا اقتصادی سامراج کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ مشترکہ یورپی منڈی کے نام پر اقتصادی سامراج سے مغربی ملکوں کو بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ اس سے کمیونزم کے لئے سازگار حالات پیدا ہو جائیں گے۔ کمیونزم ان حالات سے فائدہ اٹھائے گا اور منصوبے کا وجود ہی ختم ہو جائے گا۔

صدر نے مطالبہ کیا کہ پاکستان کے صنعتی سامان پر محصول بالکل نہ لگایا جائے۔ اور جن چیزوں پر محصول لگایا جائے۔ ان کی برآمد کی گنجائش باقی رکھکر محصول لگایا جائے۔ صدر کی ... منٹ کی تقریر کے دوران بار بار تالیوں سے ... انہیں داد دی گئی۔ افریقی ملکوں کے نمائندوں نے خاص طور پر صدر کی تقریر کو سراہا۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندہ غنی اعرابی کی اطلاع کے مطابق صدر کی تقریر کا انداز صاف گوئی پر مبنی تھا۔

دولت مشترکہ کے اجلاس میں پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے برطانیہ کی یورپی منڈی میں شرکت کی صورت میں پاکستانی صنعت کو لاحق ہونے والے خطرات کی نشاندہی ... پندرہ اقدام پر مشتمل اس دولت مشترکہ میں صدر ایوب کی تقریر کینیڈا کے وزیراعظم مسٹر ... ڈفن بیکر کے بعد ہوئی۔ صدر ایوب تقریر کی تیاری کے سلسلے میں گذشتہ رات دیر تک اپنے مشیروں ... جن میں وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر یورپین ... یورپ کی اقتصادی کمیونٹی میں پاکستان کے ... سفیر محمد ایوب سیکرٹری تجارت مسٹر ایم ایم احمد ... برطانیہ میں پاکستانی سفارت خانے کے ممتاز ... تمام شامل تھے۔ صلاح مشورے کرتے رہے ... اس سلسلے میں انہوں نے خصوصیت کے ... برطانوی وزیراعظم مسٹر میکملن اور نائب ... وزیر خارجہ ایڈورڈ ہیتھ کی ان تقریروں پر ... غور کیا جو انہوں نے برطانیہ کی مشترکہ یورپی منڈی میں شمولیت کے بارے میں کی تھیں۔

## کیوبا پر حملہ سے عالمی جنگ چھڑ جائیگی

ماسکو ۱۲ ستمبر۔ روس نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ کیوبا پر حملہ سے عالمی جنگ چھڑ جائیگی کیوبا کے اخبارات گزشتہ چند دنوں سے مسلسل یہ خبر چھاپ رہے ہیں کہ امریکہ کیوبا پر ایک اور حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے روسی بیان میں کہا گیا ہے کہ ملک کیوبا پر حملہ کی جرأت کرے گا اسے یہ توقع بھی نہیں رکھنی چاہیئے کہ وہ اپنی اس حرکت کی سزا پانے سے محفوظ رہ سکے گا۔

# پاکستان کے طول و عرض میں قائداعظم محمد علی جناح کو خراج عقیدت پیش کیا گیا

## لاہور، راولپنڈی، پشاور اور دوسرے بڑے شہروں میں جلسوں کا انعقاد

لاہور ۱۲ ستمبر۔ پاکستان میں کل قائداعظم محمد علی جناح کی چودھویں برسی انتہائی احترام کے ساتھ منائی گئی۔ صوبائی دارالحکومت لاہور میں مختلف سماجی اداروں کے زیر اہتمام عام جلسے منعقد کئے گئے جن میں بانی پاکستان کی زندگی کے حالات اور کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ مقررین نے عوام کو قائداعظم کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے زریں اصولوں اتحاد تنظیم اور یقین محکم کو اختیار کرنے اور قومی سالمیت کے لئے خلوص دل کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی۔

شہر میں کل تمام سرکاری دفاتر پر قومی پرچم سرنگوں رہے۔ پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں اسی نوعیت کے اجتماعات منعقد ہوئے کراچی میں تمام دن مزار قائداعظم پر فاتحہ خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ ریڈیو پاکستان کے تمام سٹیشنوں نے قائداعظم کی برسی کے سلسلہ میں خاص پروگرام نشر کئے۔ قائم مقام صدر مولوی تمیزالدین خاں اور مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح نے مزار قائد پر پھولوں کی چادریں چڑھائیں۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے گورنروں کی جانب سے بھی مزار قائداعظم پر چادریں چڑھائی گئیں۔

## تقریب رخصتانہ اور درخواست دعا

مورخہ ۷ ستمبر بروز جمعۃ المبارک صبح آٹھ بجے محترمہ صالحہ قانتہ صاحبہ بنت محترم قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مکرم رشید احمد صاحب بھٹی ابن خانصاحب بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی سے قرار پایا تھا۔ برات ۶ ستمبر کو راولپنڈی سے ربوہ آئی اور ۷ ستمبر کی شام کو واپس راولپنڈی روانہ ہوگئی تقریب رخصتانہ میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب کے علاوہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب حضرت مولوی محمد الدین صاحب اور محترم حاجی محمد فاضل صاحب بھی شامل ہوئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے کی۔ بعدہٗ عطاء الرحیم صاحب ابن محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تقریب کو دونوں خاندانوں کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور موجب ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

## درخواست دعا

سید نعیم ارتضیٰ صاحب (۱۲۔ کیلیڈن روڈ کراچی) مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے والد مکرم سید ارتضیٰ علی صاحب پاکستان نیوی ہاسپٹل میں بغرض علاج داخل ہیں جہاں ان کا Prostrate gland کا آپریشن ہونا ہے۔

احباب جماعت آپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ جماعت احمدیہ چارکوٹ مقبوضہ کشمیر (جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی قائم شدہ جماعت ہے) کے چند احباب بیمار ہیں۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت کی کامل شفایابی اور جماعت کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

الیس۔ اختر۔ ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

## شکریہ احباب

برادرم عزیزم مولوی محمد عبدالکریم صاحب کی طرف سے تار ملا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت کوئٹہ پہنچ گئے ہیں اور ان شاء اللہ العزیز آج شام تک ربوہ پہنچ جائیں گے فالحمدللہ علی ذالک عزیز موصوف ایران کے راستے پاکستان آرہے تھے ایران میں زلزلہ آنے اور دیر تک خیریت کی اطلاع نہ ملنے پر زیادہ تشویش پیدا ہوگئی تھی۔ اس سلسلہ میں تہران سے ایک احمدی دوست نے جو تار دیا ہے اس میں یہ خوشکن خبر بھی ہے کہ ایران کے تمام احمدی احباب خیریت سے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے زلزلہ کے اثرات سے محفوظ ہیں ــــ میں ان تمام بزرگوں اور بھائیوں کا شکرگزار ہوں جنہوں نے عزیز موصوف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا۔ احباب دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو بخیر و عافیت ربوہ لائے اور ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(محمد احمد جلیل۔ ربوہ)

الفضل کی اشاعت کو بڑھانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ (مینجر)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ

## ہر شخص کی خواہش ہے

... اسے ادب اور احترام سے مخاطب کیا جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم جب اپنے خالق اور مالک کا نام اپنی زبان پر لائیں یا لکھیں تو اس کے ادب اور احترام مدنظر رکھیں اور اسے اللہ تعالےٰ خدا تعالےٰ یا رب العزت سے یاد کریں اس میں بہت ہی برکات ہیں اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ پاکستان کے تمام اخباروں کو اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس امر کو ملحوظ رکھا کریں اور دوست بھی ایک دوسرے کو اس کی تلقین کرتے رہیں۔

خاکسار میاں سراج الدین۔ وائی ایم سی اے بلڈنگ مال روڈ لاہور